زبیر شاداب

اردو میں لسانیاتی مطالعات کا توضیحی اور معروضی اشاریہ

دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں اُردو غالبًا واحد ایسی زبان ہے جس میں لسانی اور لسانیاتی مطالعات اور ان کی موضوعاتی فرہنگ سازی، توضیحی و معروضی اصطلاحات سازی، اشاریہ سازی وغیرہ پر خاطر خواہ کام نہیں ہو سکا ہے۔ ہر چند کہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی نے کسی قدر لغت نگاری اور فرہنگ سازی کے میدان میں معیاری کام کرایا ہے باوجود اس کے ہمارے پاس کوئی ایسی لغت اور کوئی ایسا دائرۃ المعارف نہیں جو سالانہ تو درکنار پانچ برس کے بعد بھی ہمیں نئے الفاظ اور مضامین سے آگاہ کرائے۔ کم و بیش یہی صورت حال جدید علوم کی فرہنگوں کا بھی ہے۔ روایتی ادبی فرہنگ اور توضیحی اصطلاحات کے میدان میں بھی کشاف تنقیدی اصطلاحات مقتدرہ قومی زبان، پروفیسر عتیق اللہ، جناب سلیم شہزاد اور ڈاکٹر ظہیر رحمتی وغیرہ کے کاموں کے علاوہ کوئی معیاری کام نہیں ہوسکا ہے۔ البتہ رسائل کے اشاریوں پر بڑی حد تک کام کیا گیا ہے۔ کتابوں کے اشاریے پر پروفیسر گوپی چند نارنگ اور پروفیسر مظفر حنفی نے خاطر خواہ کام کیا ہے، اس نوع کا کام ہر سال ہونا چاہیے تا کہ ہماری زبان میں جتنی کتابیں شائع ہوتی ہیں ان کے سیاق سے واقفیت حاصل ہو سکے۔ اس ضمن میں رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے تبصروں کو بھی یکجا کرنا مفید ہوگا۔ ہندستانی جامعات میں تحقیقی کاموں کے محاکمے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو کے شعبہ جات 'فن اور شخصیت' پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ معیار و مقدار کے لحاظ سے اردو کے لسانی تناظر پر اطمنان بخش کام نہیں ہو سکا ہے۔ ہماری جامعات اور اداروں، بالخصوص اردو کے شعبوں کو اس نوعیت کے کاموں پر خاطر خواہ توجہ دینی چاہیے۔

اردو لسانیات کی کتابوں کا توضیحی اشاریہ ترتیب دینے کا خیال اس وقت آیا جب سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اِنڈین لینگویجز میسور کے ایک منصوبے (Project) پر کام کرتے وقت کتابوں بلکہ مناسب کتابوں کی تلاش میں شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اردو کے علاوہ دوسری زبان کے رفقا کے پاس اشاریے پر کئی کئی کتابیں دستیاب تھیں، جن کی مدد سے وہ مناسب ترین اور کارآمد کتابوں تک رسائی حاصل کرنے میں بڑی آسانی سے کامیاب ہو جاتے تھے۔ اسی نقطۂ نظر سے چند مفید کتابوں

اور مقالوں/مضامین کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ اس محاکمے میں اشاریہ سازی کے اصول کا پوری طرح پاس نہیں رکھا گیا ہے اور محض تعارف کی بجائے بعض اوقات بعض کتابوں کی خوبیوں اور خامیوں پر بھی اظہار کر دیا گیا ہے تاکہ طلبہ کو مفید کتابیں پڑھنے اور غیر مفید کتابیں نہ پڑھنے میں آسانی ہو۔ یہ اشاریہ دو طرح کی کتابوں یا مقالات و مضامین کا احاطہ کرتا ہے۔

(i) اردو لسانیات پر اردو زبان میں لکھی گئی کتابیں

(ii) اردو لسانیات پر انگریزی زبان میں لکھی گئی کتابیں اور مقالات

ادیب، جعفر (1976) اردو زبان کا قومی کردار، دہلی، اعلیٰ پریس:

یہ کتاب بنیادی طور پر زبان اور قومیت کے تصور پر مشتمل ہے جس کے تحت ہند و پاک میں اردو زبان و ادب کے اثرات کا تاریخی اور تہذیبی مطالعہ کیا گیا ہے۔ ادیب کے مطابق زبان اور تہذیب تغیر پذیر علامیے ہیں جو مختلف زبانوں اور تہذیبوں سے متاثر ہوتی ہیں لیکن معدوم نہیں ہوتی ہیں بلکہ اپنا روپ بدلتی رہتی ہیں۔ ادیب نے جدید پاک و ہند کو تاریخی تناظر میں بھی دیکھا ہے علاوہ ازیں جدید ہند آریائی زبانوں کا تاریخی یا توضیحی مطالعہ بھی کیا گیا ہے اور تہذیبی، جغرافیائی، سماجی اور ادبی صورتِ حال کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ یہ کتاب تاریخی/توضیحی لسانیات اور جدید ہند آریائی زبانوں کا تفصیلی محاکمہ کرتی ہے جس میں اردو پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

بخاری سہیل (1991) لسانی مطالعہ، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان:

سہیل بخاری کا شمار اردو کے معروف ماہرین لسانیات میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب ان کے مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات اور رسائل میں شائع ہوئے۔ ان مضامین کو موضوعات کے لحاظ سے دو حصّوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ زبان شناسی اور دوسرا اردو شناسی۔

بیگ، مرزا خلیل احمد (1997) لسانی تناظر نئی دہلی، باہری پبلی کیشنز:

مصنف نے اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ لسانیاتی مسائل کا محاکمہ کرتا ہے، دوسرے حصّے میں لسانی افکار اور تحقیق کو موضوع بنایا گیا ہے جس کے تحت لسانیات کو سائنسی نقطۂ نظر سے پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ذیلی ابواب میں زبان اور قواعد، اردو میں لسانیاتی تحقیق، جدید صوتیات اور اردو، ہندی اور ہندستانی، اردو اور مراٹھی کا لسانی رشتہ، اردو پر برج بھاشا کے اثرات اہمیت کے حامل ہیں۔ کتاب کا دوسرا حصہ سرسید احمد خان کی لسانی پالیسی، ڈپٹی نذیر احمد، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی اور لسانی تحقیق، قاضی عبدالغفار اور اردو تحریک، اردو کے آغاز و ارتقا پر مسعود حسین خاں کا نظریہ، امرت رائے اور ہندی، اردو کے مسائل، گیان چند جین اور اسلوبیاتی تنقید جیسے اہم اور معیاری مضامین پر مشتمل ہے۔ مصنف نے معیاری اردو رسم خط اور ترسیمیات کو تدریسی نقطۂ نظر سے بھی بحث کا موضوع بنایا ہے۔

جاوید، ڈاکٹر عصمت (1987) اردو پر فارسی کی لسانی اثرات، اورنگ آباد، مصنف:

اس کتاب میں عاریت کے عمل، اردو میں مفرس عربی و فارسی دخیل الفاظ کا تاریخی پس منظر، اردو میں مفرس عربی فارسی دخیل الفاظ کا تحلیل لفظی، صوتی تصرّف اور معنوی تصرّف پر سیر حاصل تفصیلی تنقیدی و تحقیقی گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب تحقیقی معیار کی عمدہ مثال ہے۔ عصمت جاوید ایک سنجیدہ قواعد نویس، ماہر لسانیات اور لغت نویس ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ، جدید اردو قواعد، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور تلفظ نما لغت، دکن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، اعظم کیمپس، پونہ نے شائع کیے ہیں دونوں کتابیں اپنے اپنے موضوعات کے لحاظ سے جدید طرز میں پیش کی گئی ہیں۔

جین گیان چند (1973) لسانی مطالعہ، دہلی، لبرٹی پریس:

گیان چند جین کا شمار اردو کے عظیم ماہرین لسانیات میں ہوتا ہے/ تھا۔ جین صاحب نے اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں عام لسانیات، لسانیاتی مطالعے کے فوائد، زبان اور علم زبان اور بولیوں کی شناخت پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں صوتیات کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں رومن اردو کے تحریری طریقۂ کار اور مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ بعد ازاں اردو الفاظ کے ڈکشن، اردو رسم الخط اور یکسانیت کو روشن کیا گیا ہے۔ چوتھا باب زبان اور بولی، اردو، ہندی کا لسانی رشتہ، زبان کے مسائل مہاتما گاندھی اور زبان کا مسئلہ اور بھوپالی اردو پر مشتمل ہے۔ پانچویں باب میں محی الدین قادری زور کے لسانی کارہائے نمایاں کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ علاوہ بریں لسانیاتی اصطلاحات کو ذولسانی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

خان، اقتدار حسین (1998) اردو صرف و نحو، نئی دہلی قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان:

ڈاکٹر اقتدار حسین خاں، شعبۂ لسانیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں استاد تھے۔ انھوں نے اس کتاب میں روایتی قواعد کے انداز کے بجائے لسانیاتی نقطۂ نظر سے صرفیات/تشکیلیات، مارفمس اور اس کی تعریف، مارفیم اور صوت رکن، مارفیم اور لفظ وغیرہ پر بنیادی نوعیت کی بحثیں کی ہیں۔ علاوہ ازیں تصریف و اشتقاق، نحو اور مارفولوجی کے امتیازات، نحوی طریقہ ہائے کار، قواعد اور اس کے مقاصد نیز قواعد کی اقسام اور لسانی نظریات کے علاوہ تبادلی قواعد کا عملی مطالعہ پیش کیا ہے۔ کتاب کا اسلوب عجلت پسندی اور روانی کی عدم موجودگی بے توجہی کی جانب اشارے کرتے ہیں۔ اِک ذرا سنجیدہ توجہ کے بعد اس کتاب کی معنویت میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

خان، امیر اللہ شاہین (1983) جدید اردو لسانیات، میرٹھ، چغتائی پبلی شرز:

اس کتاب کے موضوعات ہیں اردو کے آغاز و ارتقا کے مختلف نظریات، عالمی لسانی خاندانوں، قدیم ہند یورپی زبانوں، ہندستانی زبانوں کے خاندان، وسطی ہند آریائی زبانوں، مغربی ہندی، شمالی ہند

میں زبان اصلاح کی تحریک، لکھنؤ میں اصلاح زبان کی تحریک اور ناسخ، علی گڑھ تحریک اور اردو کا فروغ، اردو۔ ہندی کا لسانی رشتہ، اردو رسم خط، وضع اصطلاحات اردو اور جدید لسانیات اور اعضائے تکلم اور صوتیات۔ مصنف نے تنازعہ سے بچتے ہوئے بیانیہ انداز میں اپنی بات کہی ہے ان کا اپنا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ طلبہ کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔

خان، رشید حسن (2001) زبان اور قواعد، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان:

رشید حسن خاں اردو محققین اور زبان شناسوں میں سرِفہرست ہیں۔ تحقیق و تدوین، تنقید، زبان کے تمام تر نکات اور صرفیات و معنیات ان کے پسندیدہ مضامین ہیں۔ اس کتاب میں صحتِ الفاظ، مشترک الفاظ، لغت اور استعمال عام، لفظ کی اصل، ترکیبِ مہند، سکوتِ حروفِ علّت، علانِ نون، مختاراتِ امیر مینائی اور بحرالبیان کے عنوان سے مضامین شامل ہیں۔ اردو کا تقریباً ہر باشعور قاری اس حقیقت سے واقف ہوگا کہ خان صاحب انتہائی ضدی مزاج رکھتے تھے۔ وہ جس بات کو صحیح ثابت کرنا چاہتے تھے اسے ثابت کر کے رہتے تھے خواہ وہ بات سراسر صحیح نہ ہو اور وہ یہ کام اپنی علمیت کی بنیاد پر کرتے تھے نہ کہ خاں صاحبیت کی بنیاد پر۔ بہر کیف اس کتاب کا پہلا مضمون مولانا سید مختار احمد اور مولانا ذہین کی مرتب کردہ 'قاموس الاغلاط' کی اغلاط بینی پر مشتمل ہے۔ خاں صاحب نے معرب و مفرس الفاظ کے متعلق قرار دیا ہے اور اس ضمن میں انھوں نے فرہنگ آصفیہ اور نورِ اللغات کے اندراجات پر بھی سوالیہ نشان قائم کیے ہیں اور ایک ایک لفظ کے لیے درجنوں اساتذہ کے اشعار اور نثری تحریروں سے سند پیش کی ہے۔ یہ کتاب صرفیات و معنیات کی جہات کا محاکمہ کرتی ہے۔

خان، مسعود حسین (1970) مقدمۂ تاریخِ زبانِ اردو، علی گڑھ، مسلم ایجوکیشنل پریس:

اردو لسانیات پر غالباً سب سے مقبول و معروف تحقیقی مقالہ ہے جس پر مسعود حسین خاں کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے 1948 میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی تھی۔

پانچ ابواب پر مشتمل یہ کتاب اپنے پہلے باب میں ہندآریائی زبانوں کی مفصل تاریخ پیش کرتی ہے۔ علاوہ ازیں آریوں کے اصل وطن اور ہندستان میں آمد پر بھی معلومات افزا نکات پیش کیے گئے ہیں۔ ہندآریائی زبانوں کا عہد بہ عہد محاکمہ یعنی ہندآریائی زبانیں، عہدِ قدیم، عہدِ وسطی اور عہدِ جدید کا نہایت مدلل اور منطقی انداز میں جائزہ لیا گیا ہے۔ باقی ابواب میں بالترتیب (1) جدید ہندآریائی اور اس کی لسانی و جغرافیائی تقسیم بندی، مغربی ہندی اور اس کی بولیاں، (2) اردو زبان کا آغاز و ارتقا جائے وقوع اور کھڑی بولی کی فوقیت (3) اردو کے آغاز و ارتقا کے مختلف نظریات کا تنقیدی مطالعہ، برج بھاشا، پنجابی اور دکنی کی ردّ (4) اردو کے آغاز بلکہ اردو کی ہیئتی تشکیل کا محاکمہ، دکن اور ہریانوی کا تقابل اور ان کی ہیئتی مماثلت، دکنی اور میواتی، دکنی اور کھڑی بولی کا تقابلی مطالعہ۔ جیسے عنوانات پر بصیرت افروز گفتگو

کی گئی ہے۔ دراصل اس تصنیف کے بعد ہی اردولسانیات میں ایک نیا موڑ آیا۔ اردولسانیات پر کسی بھی کتاب کے اتنے ایڈیشنز نہیں آئے جتنے کہ اس کتاب کے آئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

خان، مسعود حسین (1966) شعروزبان، حیدرآباد، نیشنل فائن پرنٹنگ پریس:

یہ خان صاحب کے مختلف لسانی اور اسلوبیاتی مضامین کا مجموعہ ہے جو ہندستان و پاکستان کے موقر رسائل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوئے ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے ان مضامین کو دوحصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں شعروزبان کے تحت شاعری کے آغاز اور اس کے اسباب وعلل، شاعری کا صوتیاتی مطالعہ، شاعری اور سماج کا رشتہ اور شاعری کا فن جیسے موضوعات پر مضامین قلم بند کیے گئے ہیں۔ دوسرے حصّے میں اردو کی ارتقا اور اس کے تنزل کے اسباب اور قدیم (دکنی) وجدید اردو کی کشمکش کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ علی گڑھ تحریک، مسلم یونیورسٹی اور اردوزبان کا صوتیاتی خاکہ بھی کارآمد مضامین ہیں۔

خان، نصیر احمد (1979) اردو کی بولیاں اور کرخنداری کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ، دہلی، ادارۂ تصنیف

تین ابواب پر مشتمل یہ کتاب پہلے باب میں اردو اور اس کی اہم بولیوں کا محاکمہ پیش کرتی ہے۔ بعدازاں زبان کی تعریف، تعامل، کردار اور ہیئت کی تفصیل کا احاطہ بھی کرتی ہے۔ اس باب میں بولی اور اردو کی بولیوں کی صورتِ احوال پر بھی کارآمد گفتگو کی گئی ہے۔ دوسرے حصّے میں کرخنداری اردو کے ہیئتی اوصاف کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ تیسرے حصّے میں لسانیات اور اردو زبان، اردوزبان اور اس کا تہذیبی بیوہار، کرخنداری بحیثیت سماجی زبان اور اردو، سماجی تغیر وتبدل اور زبان پر مرتب ہونے والے اثرات اہمیت کے حامل ہیں۔

خان، نصیر احمد (1990) اردولسانیات، دہلی، جے کے آفسیٹ پریس

اس کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب لسانیات کی تعریف اور دائرۂ کار سے متعلق ہے۔ دوسرے حصّے میں علمِ صوت اور اردوصوتیات کا محاکمہ کیا گیا ہے جس کے تحت اردو صوتیوں، اردومرکبات کی ہیئت، اردوتراکیب، مرکب الفاظ اور کرخنداری اردو کی صوت ہیئت کو مع مثال پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا حصّہ ترجمے کے مسائل پر مشتمل ہے جس کے تحت اردو کی تعلیمی اصطلاحات، اردو میں اصطلاحی تشکیل اور صوتی اصطلاحات کی توضیح وتشریح نیز طریقۂ کار پر کارآمد گفتگو کی گئی ہے۔ بعدازاں اردو بحیثیت ثانوی زبان: تدریس کے مسائل، آموزش اور طریقۂ تدریس کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ کتاب کا آخری حصّہ اردو اصوات، صوتیوں اور ان کی صوتی ساخت، اردو مصمتوں کا صوتی نظام اور اردو رسمِ خط اور اس کی تدریس پر مشتمل ہے۔

خان، نصیر احمد (1991) اردوساخت کے بنیادی عناصر، نئی دہلی، اردو محل پبلی کیشنز

یہ کتاب اپنے عنوان کے ساتھ بڑی حد تک انصاف کرتی ہے۔اس میں تجزیۂ صوتیات،صوتی تنظیم، صرفیات، صرفی ترتیبی اصول، صرف صوتیاتی، نحو، ذخیرۂ الفاظ، علم ہجا اور اردو زبان پر خالص لسانی نقطۂ نظر سے گفتگو کی گئی ہے۔لسانیات اور بالخصوص اردولسانیات کے طلبہ اس کتاب سے صرف ونحو کے ان پہلوؤں کا علم حاصل کر سکتے ہیں جنھیں روایتی قواعد کی کتابوں میں موضوع بحث نہیں لایا جاتا بلکہ لایا جاسکتا ہے۔

دلوی، عبدالستار (1971) اردو میں لسانی تحقیق، ممبئی، کوکلِ اینڈ کمپنی

یہ کتاب بنیادی طور پر چھے ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔اور ہر ایک باب سے پہلے ابتدائیہ کے طور پر مرتب نے متعلقہ باب کے موضوعات پر بے حد معلوماتی اشارے درج کیے ہیں۔حرف وصوت، زبان اور بولی، لفظ ومعنی، اردو زبان۔ افکار و مسائل، صوت وشعر اور رسم الخط کے تحت مسعود حسین خان، گوپی چند نارنگ، عبدالستار دلوی، محی الدین قادری زور، عبدالاثر صدیقی، گیان چند جین، عبدالقادر سروری، مولوی عبدالحق، عبدالغفار شکیل، خواجہ عبدالرؤف عشرت، پنڈت کیفی، سید سلیمان ندوی، شوکت سبزواری، احتشام حسین، وحیدالدین سلیم، مغنی تبسم، محمد اسحٰق صدیقی، مسعود حسین رضوی ادیب، سر رضا علی اور پروفیسر آل احمد سرور جیسی شخصیات نے اپنے افکار قلم بند کیے ہیں۔کتاب طلبہ سے اساتذہ تک کے لیے کارآمد اور معلومات افزا ہے۔اس کتاب کے مطالعے سے ہمیں اس بات کا علم بھی ہوتا ہے کہ مرتب کی ذمے داریاں کیا ہوتی ہیں اور مضامین کے مجموعے کس طرح ترتیب دیے جاتے ہیں۔ یہ کتاب برسوں سے بازار میں دستیاب نہیں ہے۔ سنا ہے کہ قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان اسے شائع کرنے والی ہے۔

زور، سید محی الدین قادری (1960) ہندستانی لسانیات، لکھنؤ، شاہی پریس

اس کتاب کو دو اہم حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں لسانیات کے مقاصد، اوصاف اور تاریخ، زبان کی اہمیت واستعمالات، زبان کا آغاز وارتقا، قدرتی لسانی تبدل: صوتی تبدل، تبدیلی اصوات، اصطلاحات کی توضیح وتشریح کے طریقہ کار، دنیا کی زبانیں اور ان کی تقسیم کے طریقۂ کار، مختلف لسانی خاندان، ہندیوروپی اور ہندآریائی، ہندآریائی کا آغاز، ہندآریائی عہد، آریائی عہد اور گریرسن کے نظریات، جدید ہندآریائی زبانیں شمال مغربی، جنوب مغربی، وسطی، مشرقی اور جنوبی (دراوڑی)، غیر ہندآریائی زبانیں۔ دردستانی، اوستائی، ہندچینی اور کول دراوڑی کو مرکزِ مطالعہ بنایا گیا ہے۔ دوسرے حصّے میں ہندستانی کا آغاز اور مختلف نظریات، ہندستانی کا ارتقا، مرکزی اختلافات اور اس کی وجوہات، ادبی زبانیں۔ گجراتی، دکنی اور شمالی اردو، ہندستانی اور دکن، مرزا مظہر جانِ جاناں کی تحریک اور لکھنؤ کی ادبی اور لسانی خدمات، عہد جدید، اردو۔ ہندی تنازعہ، وجوہات، اردو کی تاریخ کی ضرورت وغیرہ پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

سبز واری،شوکت اردو زبان کا ارتقا (؟)، دہلی، چمن بک ڈپو

اس کتاب میں ہندو پاک کی قدیم اور قدیم ترین زبانوں کی نسبتی تقسیم/نسبتی درجہ بندی کر کے ان کے باہمی رشتے کو روشن کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اسی تناظر میں اردو کے آغاز کا نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ سبز واری نے اردو میں رونما ہونے والے صوتی تغیر و تبدل کو پراکرت اور سنسکرت سے جوڑ کر کارآمد محاکمہ کیا ہے۔ بعدازاں اردو قواعد پر بحث کی گئی ہے۔

سبز واری شوکت (1975) اردو لسانیات، الہ آباد، اسرار کریمی پریس

مصنف نے سب سے پہلے اردو کے آغاز و ارتقا پر روشنی ڈالی ہے بعدازاں اردو کی ہیئت، صوتیاتی نظام، ہائیہ آوازیں، منفوس/مغنون آوازیں، مشتق الفاظ، لسانیاتی اصطلاحات کی فرہنگ شامل کتاب ہیں۔

سکسینہ، رام بابو (؟) تاریخ ادب اردو، لکھنؤ، منشی نول کشور پریس:

یہ کتاب بھی بنیادی طور پر انگریزی میں History of Urdu Literature کے عنوان سے لکھی گئی تھی جسے مرزا محمد عسکری (عظیم آبادی) نے اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کا شمار اردو ادب کی تاریخ پر لکھی گئی چند اچھی کتابوں میں ہوتا ہے۔ اردو کے بیشتر طلبہ اس کتاب سے واقف ہیں اور جو ناواقف ہیں انھیں واقف ہونا چاہیے۔ اس کتاب کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں محض تاریخی توضیح کے بجائے لسانی تعامل وتبدل پر بھی نظر رکھی گئی ہے۔

سلیم، سید وحیدالدین (1988) وضع اصطلاحات، نئی دہلی، ترقی اردو بیورو:

اردو میں اصطلاح سازی پر غالباً واحد مکمل تصنیف ہے۔ دراصل یہ کتاب عملی تشکیلیات کا عمدہ نمونہ ہے جس میں مرکبات کے اصول، سابقے، لاحقے اردو مصادر، اردو میں آریائی اور سامی عناصر کے تناسب، مفرد اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول، طریقہ کار، سبقلاحی اصطلاحات، اردو کے جدید مصادر، جدید مصادر کے مشتقات، ترکیبِ الفاظ کے طریقے، نیم سابقے، نیم لاحقے اور مرکب اصطلاحیں وضع کرنے کے اصول و معیار پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے علاوہ ازیں وافر مقدار میں ڈاٹا دیے گئے ہیں۔ سید صاحب کے پیش کردہ طریقۂ وضعِ اصطلاحات سے مکمل طور پر اتفاق کرنا تو دشوار ہے لیکن یقیناً یہ اپنے موضوع پر اب تک کی سب سے کارآمد کتاب ہے۔ اس کتاب میں موجود لائقِ اختلاف نکات پر عبدالستار صدیقی نے بہت ہی تفصیلی اور کارآمد خط سید صاحب کو لکھا تھا جو مقالاتِ صدیقی کے نام سے اتر پردیش اردو اکادمی کی شائع کردہ کتاب میں موجود ہے۔

شہزاد، سلیم (2006) جیم سے جملے تک، مالیگاؤں، منظرنما پبلشرز:

سلیم شہزاد ہمارے عہد کے حقیقی عالموں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ شاعر، ناول نگار اور نقاد تو

ہیں ہی لیکن ادبی اصطلاحات سازی اور توضیحی اصطلاحات کے علاوہ لسانیات کے باریک اور قدرے ثقیل موضوعات پر ان کی تصنیفات انھیں ایک باشعور ماہرِ لسانیات بھی ثابت کرتی ہیں۔ غیر روایتی طور پر لسانیات کی تعلیم حاصل کرنے والوں میں عصمت جاوید اور سلیم شہزاد بعض معاملات میں نہ صرف یہ کہ لسانیات کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے والے اساتذہ کے مدِّ مقابل نظر آتے ہیں بلکہ ان سے آگے کی فکر بھی پیش کرتے ہیں۔ جیم سے جملے تک اس کی عمدہ مثال ہے۔ اس میں مصنف نے بیحد منطقی اور معروضی انداز میں زبان اور علم زبان، بنیادی اصوات، اردو صوتیات اور صرفیات، مفرد اصوات کی معنویت، مرکبِ صرفی ساختیں، لسانی مرکبّات کی تشکیل، داخلی تصریف یا اشتقاق نحویات، الفاظ کا عمل، فقرہ: توسیعِ معانی، جملہ: تکمیل خیال، جملہ: مواد ہیئت، معانی کا ادارک، زبان اور طرزِ اظہار، ترسیمیات اور اصطلاحات جیسے موضوعات ومضامین کا احاطہ کیا ہے۔

شیرانی، محمود(1970) پنجاب میں اردو، لکھنؤ، نسیم بک ڈپو:

یہ تاریخی لسانیات پر مقبول ترین کتاب ہے جو 1921 میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی۔ شیرانی نے اس کتاب میں اردو اور پنجاب/ پنجابی کے مستحکم رشتے کو منظّم طریقے سے پیش کیا ہے۔ ہر چند کہ مسعود حسین خاں نے مقدمۂ تاریخ زبانِ اردو 1948 میں شیرانی کے بیشتر نظریات کو رد کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے لیکن شیرانی کے پیش کردہ بعض شواہد آج بھی اہمیت کے حامل ہیں اور باز توجہی پر راغب کرتے ہیں۔ بہر کیف اس کتاب میں سب سے پہلے لفظ اردو اور اس کے آغاز، اردو زبان کے آغاز وارتقا اور پنجابی سے قواعدی مماثلت، پنجابی اور اردو کی قواعدی اور ذخیرۂ لفظی مفاہمت، پنجابی کا اردو پر اثر، برج بھاشا، پنجابی اور اردو کا تعلق اور پنجاب میں اردو پر مدلل انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔

صدیقی، ایس، اے(؟) ادب اور لسانیات، دیوبند، محبوب پرنٹنگ پریس:

صدیقی صاحب برسوں سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز اور اس کے علاقائی مراکز میں اردو زبان کی تدریس وتحقیق کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ان کا ادبی اور لسانی مذاق بڑا شفاف تھا۔ یہ کتاب ان کے آٹھ مضامین کا مجموعہ ہے۔ سبھی مضامین اپنی نوعیات کے لحاظ سے متعلقہ موضوع کا بھرپور محاکمہ کرتے ہیں۔ پہلا مضمون پنجاب میں اردو شاعری کے ارتقا پر ہے، دوسرا مضمون جدید مرثیے کی صورت و ہیئت پر ہے اور تیسرا مضمون علم ہجا سے متعلق ہے۔ چوتھے مضمون میں اردو آوازوں کے صوتیاتی اسٹیٹس پر ہے۔ پانچواں مضمون صوتیے کی تعریف وتوضیح اور مرکب الفاظ کی تشکیل نیز سابقوں، لاحقوں اور وسطیوں کے استعمال پر ہے۔ چھٹاں مضمون اردو رسم الخط اور تعلیمی مسائل سے متعلق ہے۔ ساتواں مضمون اردو میں لسانی مطالعات کے آغاز و ارتقا پر مشتمل ہے اور آخری مضمون لسانی اصطلاحات کی تشکیل پر ہے۔

غضنفر علی بی، ملک ارجن (2010) اردو اسٹائل مینول، میسور سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز :
اردو میں اس نوع کی کتابوں کا شدید فقدان ہے۔ مرتبین نے اس کتاب میں شامل مضامین کو منطقی انداز سے ترتیب دیا ہے۔ اس مینول میں پندرہ مضامین شامل ہیں جن کی عنوان درج ذیل ہیں۔ معیار بندی، املا اور رسم الخط، طرزِ بیان، قواعد، رموز و اوقاف، مخففات، تصاویر اور نقشہ جات، اعداد، جدول و نقشہ جات، حوالہ نگاری، کتابیات، مسودے کی تیاری، سرورق اور ابتدائی صفحات، اشاریہ سازی، حقِ اشاعت قانون اور اس کی منظوری۔ سبھی مضامین معلومات افزا ہیں لیکن چند ایک نہایت پست، سطحی اور غیر معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سنجیدہ موضوع کے ساتھ انصاف کرنے میں ناکام بھی ہیں۔ قواعد، حوالہ نگاری، کتابیات، مسودے کی تیاری، اشاریہ سازی، اور حقِ اشاعت قانون اور اس کی منظوری بے حد عمدہ مضامین ہیں۔ ان میں سے بیشتر ریسرچ اسکالر اور محققین کے لیے کارآمد ہیں۔ لیکن املا اور رسم الخط، طرز بیان اور مخففات، کمزور ترین اور غیر معیاری مضامین ہیں۔ مثلاً مضمون املا اور رسم الخط میں مصمتی حروف کی کل تعداد (26) بتائی گئی ہے جو چونکانے کا سامان ہے اس پر ستم یہ کہ 'ؤ' کو مصمتی حرف بتایا گیا ہے جبکہ یہ نیم مصوتہ ہے۔ اسی طریقے سے مصوتی آوازوں کی متبادل طرزِ تلفیظ یا طریقۂ تحریر میں لاتعداد غلط مثالیں درج کی گئی ہیں مثلاً نماز کو نُماز، شُجاعت کو شَجاعت، مُحمدُ کو محمّد، رَوِش کو رُوش، تَشنۂ کو تُشنہ اور تَو بہ کو تُو بہ لکھا گیا ہے۔ اسی طریقے سے اردو مرکبات یا ترکیبی تشکیل پر گفتگو کرتے ہوئے درج کیا گیا ہے کہ 'مرکب لفظ کا پہلا لفظ اگر طویل مصوتے پر ختم ہوجائے تو (آ اور اؤ) کے اوپر ہمزہ لگانے سے مرکب بن جاتا ہے''۔ (ص۔16) یہاں مضمون نگار سے غلطی ہوئی ہے۔ (بلکہ مضمون کی پوری فضا کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مضمون نگار املا اور رسم الخط سے لاعلم ہے) یہاں ہمزہ نہیں یائے مہموز کی اضافت لگاتے ہیں۔ جیسے آبرو یا صدا اگر مضاف کی حیثیت سے آئیں تو مرکب اس طرح بنائیں گے۔ 'آبروئے وطن'، 'صدائے گریہ' یہاں وطن اور گریہ مضاف الیہ ہیں۔ اسے ترکیب اضافی کہتے ہیں۔ اس طریقے سے ہندی، انگریزی الفاظ کو جوڑ کر مرکب بنانے کو غیر مناسب قرار دیا گیا ہے جو بالکل درست ہے مگر مثالیں غلط دی گئی ہیں۔ مثلاً ممبر پارلیمنٹ، سول سروسیز وغیرہ لیکن ان مرکب لفظوں میں ہندی کہاں ہے یہ تلاش کرنا ہما شما کے بس کی بات نہیں۔ مضمون نگار کے مطابق لفظ کی جمع الفاظ اور الفاظوں دونوں صحیح ہیں۔ طرزِ بیان، جیسے اہم مضمون کو بھی تذکیر و تانیث کی غلطیوں سے سجا کر پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً زبان مشکل، دقیق اور مبہم نہیں ہونا چاہیے۔ مصنف کو زبان پر مکمل قدرت حاصل ہونا چاہیے۔ حقائق ثابت کیے جاسکتے ہیں۔ (ص20) اسی طریقے سے 'مخففات' کے تحت Acronym اور Clipping کو گڈ مڈ کر کے پیش کیا گیا ہے۔
مثلاً مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی۔ مانو (Maulana Azad National Urdu

دراصل Prof. Maths کی مثال ہے جب کہ Acronym (University=MANUU
Professor اور Mathematics کی مخفف صورتیں ہیں۔ چند ایک مضامین کے علاوہ مجموعی طور پر
یہ کتاب معلومات افزا ہے۔

فاروقی شمس الرحمٰن (1999) اردو کا ابتدائی زمانہ ادبی تہذیب و تاریخ کے پہلو، کراچی آج کی کتابیں:

یہ کتاب اب تک کی مستند ترین اردو کی ادبی اور تہذیبی تاریخ ہے۔ اس میں بہت سے خیالی بت مسمار کیے گئے ہیں۔ دراصل یہ (Endowment for Humanities National) اور شکاگو یونیورسٹی کا مشترکہ منصوبہ (Project) ہے جو بنیادی طور پر انگریزی میں (Literary Cultures In Indian History کے نام سے ہے اور ترمیم کے بعد آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں سات ابواب کے علاوہ حوالہ جات اور اشاریے کو عالمی معیار کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ تاریخ، عقیدہ اور سیاست، تاریخ کی تعمیر نو، تہذیب کی تشکیل نو، شروعات، وقفے، قیاسات، نظری تنقید اور شعریات کا طلوع، وقفے اور پھر حقیقی آغاز شمال میں، ولی نام کا ایک شخص، نئے زمانے، نئی ادبی تہذیب اس کے عنوانات ہیں۔

کتاب میں اردو کی وجہِ تسمیہ، اردو، ہندی کی اصلیت، ہندستانی کا تصور، اردو، ہندی سیاست اور اردو مخالفت، اردو کے سیکولر روپ، اردو تہذیب، اردو کا باقاعدہ آغاز، مسعود سعد سلمان، خسرو اور ولی کے متعلق بالکل اچھوتے طرز کی تحقیق، اردو میں تصّوف کی روایت، دکن میں اردو کی روایت، گجرات اور اردو، شمالی ہند میں شعر و ادب کی روایت، معنی اور مضمون کی افادیت، شعریات وغیرہ اس کے مضامین ہیں۔ فاروقی نے اس کتاب کے ذریعے اردو تحقیق کو عالمی معیار کے مدِ مقابل کر دیا ہے۔ محققین اور ریسرچ اسکالرز کو اس کتاب کا بغائر مطالعہ کرنا چاہیے اور بالخصوص پی ایچ ڈی کے مقالات میں حوالوں اور اشاریوں کو اسی طرز پر درج کرنا چاہیے۔ اس کتاب کے مطالعے سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ زبان و ادب کے متنازعہ فی معاملات کو اشتعال انگیز جذبات کے بجائے منطق اور علم کے ذریعے پیش کرنا چاہیے۔

کرسٹل، ڈیوڈ (1988) لسانیات کیا ہے؟ دہلی، جے کے آفسیٹ پرنٹرز:

بنیادی طور پر یہ کتاب انگریزی میں ?What is Linguistics کے عنوان سے لکھی گئی تھی جسے نصیر احمد خان نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ بنیادی لسانیات پر بنیادی کتاب ہے گویا ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو لسانیات کے طالب علم ہیں اور لسانیات سے متعارف ہونا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کو قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے بھی حال ہی میں شائع کیا ہے۔

کیفی، برج موہن دتاتریہ (1950) کیفیہ، کراچی، انجمن ترقی اردو:

کیفی صاحب صاحبِ نظر زبان داں اور اردو کے شیدائی تھے۔ انواں نے اس کتاب میں اردو کی

تاریخ،تحریر وانشا اور ہجا پر تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر چند کہ وہ لسانیات کا باقاعدہ علم نہیں رکھتے تھے باوجود اس کے انھوں نے زبان کے ان امور پر روشنی ڈالی ہے جنھیں آج نہایت اہم تصور کیا جاتا ہے۔

میاں،عبدالمجید سندھی (1992) لسانیات پاکستان، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان:

یہ کتاب بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ اردو زبان اور اس کی علاقائی بولیوں کا محاکمہ کرتا ہے جس میں پاکستان کے سرحدی علاقوں اور سندھ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں دکن میں اردو، پنجاب میں اردو، بلوچستان میں اردو، مقبوضہ کشمیر میں اردو پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ دوسرے حصّے میں سندھ، پنجاب (پاکستان پنجاب) بلوچستان، مقبوضہ کشمیر، سرحدی علاقوں اور مغربی علاقوں میں لسانی صورتِ احوال کا سماجی اور تہذیبی حوالوں کے ساتھ محاکمہ کیا گیا ہے۔ کتاب ڈاٹا پر مشتمل ہے لسانیات میں اس نوع کی تحقیق کو اہمیت دی جاتی ہے۔

نارنگ، گوپی چند (2006) اردو زبان ولسانیات، رامپور، رضا لائبریری:

یہ کتاب پروفیسر نارنگ کے 25 گراں قدر لسانیاتی مضامین کا مجموعہ ہے۔ یہ مضامین اردو زبان کے سماجی، تہذیبی، تاریخی اور لسان البعاد کو پیش کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ ان مضامین کے عنوانات سے ہو جاتا ہے۔ اردو ہماری اردو، اردو کی ہندستانی بنیاد، اردو محاوروں اور کہاوتوں کی سماجی توجیہہ، اردو کے افعال مسرکبہ پر ایک نظر، اردو اور ہندی کا لسانی اشتراک I اور II ، قصہ اردو زبان کا، اردو رسم الخط: ایک تاریخی بحث، اردو رسم الخط: تہذیبی ولسانیاتی مطالعہ، اردو املا اور لسانیات (روایت اور اجتہاد کی روشنی میں) دتاتریہ کیفی لسانی خدمات، احتشام حسین کی لسانی خدمات، فرمان فتح پوری اور اردو، کربل کتھا کا لسانیاتی تجزیہ، اردوئے دہلی کی کرخنداری بولی، انجمن ترقی اردو کی کل ہند اردو کانفرنس، بہار کا تاریخی اقدام، کل ہند غیر مسلم اردو مصنفین کانفرنس، اردو زبان کے مطالعے میں لسانیات کی اہمیت، ہمزہ کیوں؟ ن یاٹ ، اردو آوازوں کی نئی درجہ بندی۔ امتیازی خصوصیات کی روشنی میں، اردو مصوتوں کی نئی درجہ بندی۔ امتیازی خصوصیات کی روشنی میں،

Aspiration and Nasalization in the Generative phonology of Hindi-Urdu, Generative phonology and the Retroflex flaps of Hindi-Urdu.

ان مضامین کی افادیت یہ ہے کہ ان کا مطالعہ طلبہ اور اساتذہ کو زبان کی تخلیقی صلاحیت (Productive Skills) اور ہیئتی وقواعدی باریکیوں سے اچھی طرح واقفیت کراتا ہے۔ نارنگ کی زبان دانی کا ثبوت ان کے مضمون اردو اور ہندی کا لسانی اشتراک I میں پیش کردہ مثالوں سے فراہم کیا جا سکتا ہے۔ جس میں اردو۔ ہندی کے مشترک تاریخی پس منظر، صوتیاتی، صرفیاتی اور معنیاتی سطحوں کے تقابل کے علاوہ روزمروں، کہاوتوں، تلمیحوں اور استعاروں کے

ذریعے اردو کے امتیازی پہلو کو روشن کرنے کے لیے مدلل گفتگو کی گئی ہے:

مجموعی طور پر ان مضامین کا مطالعہ زبان و ادب کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔

ندوی، حمید اللہ (1975)، لکھنؤ کی لسانی خدمات، بمبئی، اجمل پریس:

یہ کتاب لکھنؤ کے شعرا و ادبا کی لسانی خدمات اور زبان کی اصلاح پر خاص توجہ مرکوز کرتی ہے۔ انشا، ناسخ، امیر، جلال وغیرہ نے زبان کی معیار بندی، قواعد و شعریات، تجزیۂ صوتی، تلفظ کے علاقائی اختلافات دخیل الفاظ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور ان کے لسانی جواز، ہندی الفاظ کی مناسب فارسی آمیز اور معرب متبادل تراکیب، جنس کے متعینہ اصول اور علم لغت اور لغات نگاری پر بے حد دور رس نتائج مرتب کرنے والے نکات پیش کیے ہیں جن کا اردو زبان پر مثبت و منفی اثرات پڑے۔ حمید اللہ ندوی نے ان نکات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے علاوہ ازیں صوتیات، عروض، لغت نگاری، نولفظیت اس کتاب کے اہم مضامین ہیں۔

ہاشمی، مولوی عبدالقدوس۔ ہمارا رسم الخط (؟)، دہلی، انجمن ترقی اردو (ہند):

یہ اردو رسم الخط پر تفصیلی اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں اردو رسم الخط کے اوصاف کے علاوہ اردو رسم الخط اور دیوناگری لپی کا تقابلی مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔ نیز اردو رسم الخط کو دیوناگری اور رومن لپی سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی بعض دلائل منطقی اور بعض جذباتی ہیں۔

لسانیات پر اردو کتب کا کسی حد تک ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اردو لسانیات پر انگریزی اور دوسری زبانوں میں لکھی گئی کتابوں کے توضیحی اشاریے درج کیے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ چند نہایت اہم مضامین کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں جو اردو زبان سے متعلق ہیں اور عالمی معیار کے رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

اسمتھ، روتھ لیلا (1988) اردو قواعد، نیویارک، روتھ لیج:

(Schmidt, Ruth Laila) 1999 (Urdu–An Essential Grammar, New York, Routledge)

مصنفہ نے اس کتاب میں سائنسی اور معروضی انداز میں اردو قواعد کی تقریباً تمام ترجہات کا احاطہ کیا ہے۔ یہ کتاب تاریخی/ توضیحی قواعد کے ساتھ لسانی تناظر کو بھی خاطر میں لاتی ہے۔ اسم، ضمیر، افعال، متعلق افعال، مرکب فعل، فعل متعدی، فعل لازم، فعل رابط، فعلِ معوف، فعلِ محدود، تابع فقرہ، ترکیب جملہ، حروف، فجائیہ، عطفیہ، تعداد، زمانہ، اردو میں فارسی اجزا اردو میں عربی اجزا اس کے اہم مضامین ہیں۔

اسمتھ، روتھ لَیلا (1981) دکنی اردو: تاریک اور ہیئت، نئی دہلی، باہری پلیا کیشنز
(Syed, Kateeb Mustafa) 1981 (Dakhini Urdu–History and Structure, NewDelhi, Bahri Publications)

دراصل یہ مصنف کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے جس میں انھوں نے علم صوت اور تشکیلیات (Phonology)/صرفیات (Morphology) کے علاوہ دکنی کی تاریخ اور لسانی تفاعل پر بحث کی ہے۔ دکنی اردو۔قواعد اور ساخت پر اسی ادارے سے خطیب سید مصطفٰی کو بھی اس مقالے پر پی ایچ کی ڈگری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے دی ہے۔ یہ کتاب بھی انگریزی میں ہی شائع ہوئی ہے۔

بیگ، مرزا خلیل احمد (1988) اردو قواعد۔تاریخ اور ہیئت، نئی دہلی، باہری پبلی کیشنز:
(Baig Mirza Khalil Ahmad) 1988 (Urdu Grammar–History and Structure, New Delhi, Bahri Purblications)

یہ کتاب اردو قواعد اور بالخصوص عملی قواعد کی اہم ترین مثال ہے۔ اس کے فہرست مضامین درج ذیل ہیں۔تعارف، اردو کا صوتیاتی نظام، اصوات/آواز کے ذرائع، صوتی تبدیل، آزاد تبادل، تشکیل الفاظ بذریعہ تعلیقیہ، مرکب الفاظ کی تشکیل، اسما، صفات، ضمائر، افعال وغیرہ مع مثال مندرج ہیں۔ کتاب میں ڈاٹا کی بنیاد پر گفتگو کی گئی ہے۔

چٹرجی، سنیتی کمار (1960) ہند آریائی اور ہندی (طبع دوم)، نئی دہلی، اسکائی لاء کر پرنٹرز
(Chatterji, Suniti Kumar) 1960 (Indo-Aryan and Hindi, 2nd Edition, NewDelhi, Skylack Printers)

یہ کتاب بھی مجموعی طور پر دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصّے میں مصنف کے چار کلیدی خطبات شامل ہیں جو ہند آریائی زبانوں کا لسانی محاکمہ کرتے ہیں۔ دوسرے حصّے کے خطبات ہندی کے آغاز وارتقا اور ہندی بحیثیت ترسیلی زبان کا محاکمہ کرتے ہیں۔ اس میں اردو ہندی کے تقابلی مطالعے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

ڈاکٹر، محمد ذاکر (1970) اردو رسم خط کے اسباق، نئی دہلی، سنگم پرنٹنگ ورکس
(Zakir, Mohammad) 1970 (Lessons in Urdu Script, New Delhi, Sangam Printing Works)

اردو رسم خط اور اس کے تفاعل اور تعامل کو عملی صورت میں پیش کرنے والی نہایت معلومات افزا کتاب ہے۔حروف (letters) کی ذیلی صورتیں، اعراب، علامات، رموز واوقاف، صوتیے کی اہمیت اور مصوتہ ومصمتہ، مصوتی غنّیت، نون غنّہ، ہائیت، دوچشمی 'ھ'، اعداد اور اس کی اقسام الف مقصورہ، تائے تانیث، تنوین وغیرہ پر مشتمل اسباق ہما شما کے لیے اہمیت کے حامل ہیں۔ اردو والوں کو اسی نوع کے قاعدے کی کتابیں (درسی کتابیں) مرتب کرنی چاہیے۔ جیسا کہ صوتیاتی نقطۂ نظر سے مرزا

خلیل احمد اور نصیر احمد کان نے بینادی درسی کتاب ترتیب دی ہیں۔

شمل ، انّا میری (1975) ہندستانی ادب کی تاریخ۔کلاسیکی اردو ادب آغا سے اقبال تک ، ویسب ڈن ، اوٹّو ہیر اسّو وزِ
(Schimmel, Annemaire) 1975 (A History of Indian Literature :Classical Urdu Literature from the Beginning of Iqbal, Wiesbaden, Otto Harrassowitz)

شمل کا یہ کام سات جلدوں پر مشتمل ہے جس میں ہندستانی زبانوں کی تاریخ کو مرتب کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔اس سریز کے جلد Fasc-3—VIII میں اردو ادب کا محاکمہ کیا گیا ہے۔ شمل نے اسے تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں بارھویں سے چودھویں صدی کے درمیان شامِلی ہند میں اردو کے آغاز و ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتھ ہی دکن میں پندرھویں تا سترھویں صدی کے دکنی ادب کا محاکمہ بھی کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں ولی اور دیوانِ ولی کی دہلی آمد اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں عہد غالب کو موضوع بنایا گیا ہے علاوہ ازیں اصلاح زبان کی تحریکوں اردو ناول اور ڈرامے کے آغاز و ارتقا کا احاطہ کیا گیا ہے۔آخری باب میں اقبال اور ان کے عہد میں رونما ہونے والے ادبی روّیوں کا تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔اس کتاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے بلکہ پڑھنا بھی چاہیے۔

صادق ،محمد(1984)اردو ادب کی تاریخ ، دہلی ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس
(Sadiq,Muhammad)1984(AHistoryofUrduLiterature,Delhi,OUP.)

یہ اردو کی ادبی تاریخ پر انگریزی میں لکھی گئی معتبر کتابوں میں سے ایک ہے۔اسے مجموعی طور پر دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصّے میں اردو کے آغاز وارتقا،عہد وسطی کی اردو شاعری کے علاوہ نظیرا کبر آبادی پر اور بیجاپور، ولی دکنی اور دیگر معاصریں، دہلی اور لکھنؤ کا دبستانِ شاعری کے علاوہ نظیرا کبرآبادی پر پورا ایک باب ہے۔ پہلے حصے کے آخر میں مراثیِ انیس، دبیر،عہدِ غالب اور فورٹ ولیم کالج اور ترجمہ نگاری نیز فورٹ ولیم کالج میں کیے گئے داستانوں کے تراجم پر تحقیقی نوعیت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔کتاب کا دوسرا حصّہ علی گڑھ تحریک،محمد حسین آزاد، اکبرالہ آبادی اور ان کے معاصرین کے ادبی اور علمی کارناموں پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ اصنافِ سخن، داستان امیر حمزہ،سخن دان فارس، بوستانِ خیال اور اردو داستان اور مثنوی نگاری کا بھی کارآمد محاکمہ کیا گیا ہے۔اس کے دوسرے ایڈیشن میں اقبال پر بھی مخصوص باب شامل ہے۔

قدوائی،صدیق الرحمٰن (1972) گلکرسٹ اور ہندوستانی زبان،نئی دہلی، رچنا پرکاشن:
(Kidwai, SadiqurRahman)1972 (Gilchristandthe Languageof Hindustan,New Delhi, RachnaPrakashan)

دو ابواب پر مشتمل اس کتاب میں گلکرسٹ اور ان کا عہد،فورٹ ولیم کالج،گلکرسٹ حیات وشخصیت،

پہلے باب سے متعلق مضامین ہیں۔ دوسرے باب میں مادری زبان اور اردو تدریس علم السنہ گلکرسٹ سے پہلے، ہندوستانی۔ ہندوستان کی زبان، علم لغات، قواعد اور ہجا پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

نارنگ، گوپی چند (1961) دہلوی اردو کی کرخنداری بولی، نئی دہلی، کلیکسٹن پریس:

(Narang,Gopichand)1961(KarkhandariDialectofDelhi,Claxton Press)

مضامین و موضوعات کے لحاظ سے کتاب کو چھے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے موضوعات درج ذیل ہیں۔ لفظ، کرخنداری کا آغاز اور اس کی وجہ تسمیہ، اردو کی کرخنداری بولی کیا ہے؟ یہ کہاں بولی جاتی ہے؟ اس کی تاریخ کیا ہے؟ اگلے باب میں علم صوت، قواعد، ذخیرۂ لفظ، اردو اور کرخنداری کا مماثلتی مطالعہ، کرخنداری کا متنی جائزہ۔

سردست لسانیات کی ان چند اہم ترین کتابوں کا معروضی تعارف درج کیا جارہا ہے جو اپنے موضوعات کے لحاظ سے اہمیت کے حامل ہیں لیکن سرِ دست میری دسترس سے دور ہیں۔

I. بیگ، مرزا خلیل احمد (1995) اردو کی لسانی تشکیل، علی گڑھ ادارۂ زبان و اسلوب

II. بیگ، مرزا خلیل احمد (1997) لسانی تناظر، نئی دہلی، باہری پبلی کیشنز

III. ہاشمی، مولوی عبدالقدوس (؟) ہمارا رسم الخط، دہلی، انجمن ترقی اردو

IV. حسین، سید احتشام (1988) اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، دہلی، ترقی اردو بیورو

V. انشا، انشااللہ خان (1935) دریائے لطافت، ترجمہ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، مرتبہ مولوی عبدالحق، اورنگ آباد، انجمن ترقی اردو (ہند)

VI. خان، رشید حسن (1998) اردو املا، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان

VII. لکھنوی، ساحر (1986) مختصر فرہنگ: تلمیحات و مصطلحات، لکھنو، مصنف

VIII. شفیع، سید حمید الدین قادری (1986) ہند آریائی اور اردو، حیدر آباد، الیاس ٹریڈرس

IX. صدیقی، ایم اسحاق (1962) فنِ تحریر کی تاریخ، علی گڑھ، انجمن ترقی اردو (ہند)

X. قادری، حامد حسن (1988) داستان تاریخ اردو، کراچی، سندھ اردو اکیڈمی

XI. زیدی، شمشاد (1979) اردو زبان کا لسانی تجزیہ، علی گڑھ، کتاب گھر

XII. زیدی، شمشاد (1985) اردو زبان کا صوتیاتی تجزیہ، علی گڑھ، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

XIII. جین، گیان چند، () عام لسانیات، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان

XIV. رانہ، رام اسرا (1975) اردو اور ہندی کا لسانیاتی رشتہ، نئی دہلی، مکتبہ جامعہ

انگریزی میں لکھی گئیں مذکورہ کتب کے علاوہ درج ذیل کتابیں بھی اردو زبان و ادب اور لسانیات کے رموز و نکات کو سمجھنے میں معاون ہوں گی۔

1. Hasan, Nazir and Omkar N. Kaul(1980) Urdu Phonetic Reader, Mysore, CentralInstituteofIndianLanguages.
2. Khan,MasoodHusain(A)PhoneticandPhonologicalStudyofWordinUrdu Aligarh,DepartmentofLinguistics, AMU.
3. Khan,Nasir Ahmad(1981)Elements of Urdu Structure,NewDelhi,J.N.U.
4. K.M. George(ed.)(1985) Comparative Indian Literature, Volume I & II, Madras,KeralaLiteraryAcademy
5. Platts, John T.(1967) A Grammar of the Hindustani or Urdu Language, Delhi,Munshi Ram Manohar Lal.
6. Zaidi,Shamshad (1989) Studies in Urdu Linguistics, Patiala, Husna Publication.

ذیل میں ان مضامین کے حوالے درج کیے جا رہے ہیں جن میں اردو کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

1. Anvita Abbi – Reduplicate Structure; A phenomenon of linguistic Asia(Examplified by Khasi,Khasia,Hindi' Urdu'BengaliandTamil(Third International Conference of South Asian Languages and Linguistics, CIIL,Mysore,1982.
2. Asif,Nasar–A contrastive analysis of Urdu,Hindi and English words,M. Phil,Aligarh,A.M.U.
3. Beli,T.Graham–Repeatation of wordsinUrdu,HindiandPunjabi, Bulleten of the School of Oriental and AfricanStudies,5(3),1928–1930, P-511-513.
4. Ditmer,Kerin–Die incleschen Muslimsand die Hindi-Urdu Controversyin DenUnitedPronounces (Germen),Vesvaden,1970.
5. Gambhir, Surendra K. – Syntax and Semantics of' v alaa 'construction in Hindi – Urdu, Philadelphia, University of Pennsylvania, 1975 (Unpublished)
6. Gambhir,SurendraK.andGambhir,Vijya–LabOriented drills on the basic patternsofHindi,Urdu,Philadelphia.University of Pennsylvania1975.
7. Kachru, Yamuna – on the syntax, semantics, and pragmatics of the conjunctive participle in Hindi' Urdu 'studies in the Linguistics science, 11(2)1981,P,35-50.
8. Kachru,Yamuna–

i. Note on possessive construction in Hindi–Urdu,Gemol of Linguistics,6 (1)(1970,P.37-45
ii. The Syntax of Ko-Sentences in Hindi–Urdu Papers in Linguistics, 20,1970,P.299-216
iii. Note on grammatical categories and participants rule in Hindi–Urdu, University of Texas,1973.
iv. Some aspects of pronominalization and relative clause construction in Hindi–Urdu:StudiesintheLinguisticsSciences,3(2),1972,P.87-103

v. Pronominalization Vs deletion:evidence from relative clause construction in Hindi–Urdu,1974
vi. On relative clause formation in Hindi–Urdu,Linguistics 207,1979,P.5-26
vii. Evidence for global constraints:The case of reflexivization in Hindi–Urdu, studies in the Linguistic sciences,5(1),1975,P.42-73
viii. On reflexivization in Hindi–Urdu and its theoretical implications,Indian Linguistics,38(1),1977,P.21-38.
9. Kelkar, Ashok R. – Studies in Hindi – Urdu : Introduction and words phonology,Pune,Deccan College,1968.
10. Khoobchandani,Luxman Mulchand–Towards a selection grammar: Fluidities in modes of address and reference in Hindi – Urdu. Indian Linguistics, 3994(,1973,P.1-24.
11. Narang, Gopichand and Baker Donald A.–Aspiration and Nasalization in the generative phonology of Hindi–Urdu, Languages,47,1971,P.646-667.
12. Nainan, S.M.M. – Loan word from Arabic in three major Indian Languages: Hindi,Urdu and Tamil.
Ph.D.Thesis,New Delhi,J.N.U.
13. Ohala, Manjari – Topics in Hindi – Urdu phonology, Ph. D Thesis, University of California,1972.
14. Pandhiri, Rajeshvari and Kachru,Yamuna – Relational grammar and esgativity in Hindi–Urdu Lingua,41(3-4),1977,P.217–238.
15. Ray,Pushyalok–Hindi–Urdu Stress,Indian Linguistics,27(1),1966,P.95-101(3–A)Chattarji,N.L.–A forgotten official enquiry on the Hindi– Urdu Controversy, Indian Historical records commission,30(2),1953,P.30-33.
16. Saxena,Rambabu–Hindi and Urdu:The possibilities of their appoachment, Allahabad, University magagine. Review – Tusuar, R. L., Bulleten of the school of oriental and African studies,4(2),1926–1928,P.375.
17. Siddiqui, Ahmad H. – Note on queclaratives and tag questions in Hindi – Urdu Studies in the Linguistic Science,3(2),1973,P.134-148.
18. Uttar Pradesh: Rights for Urdu–Lin,16(5),1973,P.28
19. Usman, S. Urdu in Uttar Pradesh, menstream,6(6),1967,zp.29-32,36, 6(7),1967
P.28-31,6(8)1966,P.22-34.

❖

Zubair Shadab
NTS-I, CIIL, Mysore
(Karnataka)